132080-عقد نکاح کے وقت شادی مستقل رکھنے میں تردد تھا

سوال

منگنی کے عرصہ میں میں بہت متردد تھا، اور پھر ملک سے باہر جانے کے باعث میں نے عقد نکاح میں جلدی کی جب عقد نکاح کی تاریخ طے ہوگئی اور لوگوں کی دعوت نامے بھی جاری کر چکا تو میں نے بیوی سے عقد نکاح منسوخ کرنے کا کہا، لیکن اس کے لیے وقت مناسب نہ تھا.

بہر حال میں مجبورا نکاح کی تقریب میں گیا میری نیت تھی کہ ابھی تو نکاح کروالیتا ہوں لیکن ملک سے باہر جانے کے بعد فیصلہ کروں گا آیا یہ شادی نبھاؤں یا کہ علیحدگی اختیار کرلوں، لیکن باہر جانے کے بعد مجھے بیوی کا شوق پیدا ہوا اور مجھے بیوی کے تعلق کا احساس ہوا اور میں ایک برس بعد ملک آیا تو رخصتی بھی ہوگئی.

میرا سوال یہ ہے کہ آیا نکاح صحیح ہونے کے لیے رضامندی شرط ہے یا نہیں؛ کیونکہ عقد نکاح کے وقت تو میں راضی نہ تھا، بلکہ تردد کا شکار اور مستقبل سے خوفزدہ تھا لیکن رخصتی کے وقت راضی تھا، برائے مہربانی بتائیں کہ اس کا حکم کیا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

جب نکاح کی شروط اور ارکان پورے ہوں
اور خاوند اور عورت کے ولی کی جانب سے دو عادل گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول
ہو جائے تو پھر شک و تردد اور حیرانی کا نکاح پر کوئی اثر نہیں ہوگا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (
2127) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

رضامندی تو دل کا معاملہ ہے جس کا اظہار
تو زبان کے الفاظ یا پھر کسی فعل کے ذریعہ ہوتا ہے، اور احکام ظاہر کی بنا پر لاگو
ہوتے ہیں، اس لیے کہ آپ نے عقد نکاح پورا کیا اور کوئی ایسا فعل آپ سے صادر نہیں ہوا
جو آپ کی عدم رضامندی پر دلالت کرتا ہو تو یہ عقد نکاح صحیح ہے.

اور آپ کے دل میں جو تردد کے افکار
اور خیالات پائے جاتے تھے وہ معتبر نہیں ہونگے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بندوں کے ضمیر اور دل میں جو کچھ ہوتا
ہے اس کے اظہار کے لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے الفاظ وضع کیے ہیں، لہذا جب بھی کوئی
شخص کسی دوسرے سے کچھ چاہتا ہے تو وہ اپنی مراد اور دل میں جو ہوتا ہے اسے الفاظ کا
جامہ پہنا کر معلوم کرا دیتا ہے، تو اللہ سبحانہ وتعالی نے انہیں ارادوں اور مقاصد
پر الفاظ کے واسطہ سے احکام مرتب کیے ہیں.

اگر یہی مقاصد اور ارادے دلوں میں
ہوں اور ان پر فعل یا قول دلالت نہ کرے تو صرف دلوں میں ہونے کی وجہ سے ان پر احکام
لاگو اور مرتب نہیں ہوتے، یہ علم میں رہے کہ ان الفاظ کا متکلم شخص نہ تو ان کے
معانی کا ارادہ رکھتا ہے اور نہ ہی اس کے علم کا احاطہ کیا ہے.

بلکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تو امت
کو ان کے دلوں میں آنے والے خیالات معاف کر دیے ہیں جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے یا
پھر انہیں الفاظ کا جامہ نہ پہنایا جائے مؤاخذہ نہیں ہوتا.

لہذا جب مقصد اور قولی یا فعلی دلالت
دونوں جمع ہو جائیں تو اس پر حکم مرتب ہو گا، شرعی قاعدہ اور اصول بھی یہی ہے اور اللہ
سبحانہ وتعالی کے عدل وانصاف اور اس کی حکمت ورحمت کا تقاضا بھی، کیونکہ لوگوں
کے دلوں کے اردے اختیار کے تحت داخل نہیں ہوتے" انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (105/3).

پھر آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ
کی نیت تھی کہ عقد نکاح ہو جائے پھر کوئی فیصلہ کرونگا کہ آیا اس کے ساتھ رہنا ہے
یا نہیں؟ اس کا معنی یہ ہوا کہ آپ عقد نکاح مکمل کرنے پر راضی تھے.

حاصل یہ ہوا کہ یہ عقد نکاح صحیح ہے،
اور آپ کا تردد آئندہ مستقبل کے تعلقات کو جاری رکھنے پر کوئی اثر انداز نہیں ہو گا.

واللہ اعلم.